رجسٹرڈ ڈایل نمبر ۲۲۹۶ ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو قادیان دارالامان سے نکلتا ہے رجسٹرڈ ڈایل نمبر ۲۲۹۶

انبیاء سے بھی ٹھٹھا کیا گیا (۳۶)

فاروق

قادیان

ایڈیٹر: سید قاسم علی احمدی

پرچہ ہذا ۵ صفحہ کا ہے عام اشتہارات کے لئے دفتر فاروق قادیان سے عام

جلد ۱۸ | قادیان مورخہ ۱۴ جنوری ۱۹۳۴ء مطابق ۲۷ رمضان ۱۳۵۲ھ | نمبر ۳۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ کی خبریں

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ قابل حمد ہے۔ (۲) محترم فخر قوم ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب سول سرجن رہتک کو سال نو کے خطابات میں خانصاحب کا خطاب عطا ہوا ہے۔ فاروق مبارک باد عرض کرتا ہے ؛

نہایت ضروری درخواست

فاروق جاری ہوگیا ہے۔ اور یہ پرچہ ہر ایک نئے اور پرانے خریداران کے نام ارسال کیا گیا ہے۔ یعنے جو دوست جلسہ سالانہ پر جدید خریدار بنے اور جو پہلے سے خریدار ہیں سب کے نام اور بعض ایسے احباب کے نام بھی جو کسی وقت میں فاروق کے خریدار تھے مگر پھر خریدار نہیں رہے۔ اس امید پر بھیجا گیا ہے۔ کہ وہ فاروق کی خریداری کو قومی فرض سمجھ کر ضرور منظور فرمالیں گے۔ اگر خدانخواستہ کسی دوست کو فاروق کی خریداری منظور نہ ہو۔ تو ان کا اخلاقی فرض ہے۔ کہ وہ ایک کارڈ کے ذریعہ دفتر فاروق میں اطلاع کردیں کہ ان کے نام آئندہ پرچہ نہ بھیجا جائے۔ اور اگر وہ کارڈ لکھنے کی تکلیف گوارا نہ کریں۔ تو اتنا ہی کریں۔ کہ جب دوسرا پرچہ ان کے نام پہنچے۔ اس پر یہ لکھکر چٹھی رسال کو واپس کردیں۔ کہ "خریداری منظور نہیں ہے"۔ وہ پرچہ واپس آجائیگا۔ تو ان کے نام آئندہ اخبار نہ بھیجا جائیگا۔ ایسا نہ کریں کہ نہ کارڈ لکھکر اطلاع دیں اور نہ پرچہ پر انکار ہی لکھکر واپس کریں۔ ایسی صورت میں پرچہ ان کے نام جاری ہوجائیگا۔ اور تیسرا پرچہ بذریعہ وی پی بھیجا جائیگا۔ جس کو وہ وصول کرکے ثواب حاصل کریں۔ اور جو اس وقت وی پی نہ لینا چاہیں وہ لکھدیں کہ کب وی پی کیا جائے بلکہ چندہ ششماہی یا سالانہ حسب حیثیت بذریعہ منی آرڈر ارسال کردیں۔ اس میں وی پی کے خرچ کی بچت ہوگی۔

(ایڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فاروق

قادیان دارالامان مورخہ ۱۴ جنوری ۱۹۳۴ء

فاروق کس امید پر جاری ہوا

منظور ہے گذارشِ احوالِ واقعی
اس میں دروغگوئی کی حاجت نہیں مجھے
تبلیغ میرا پیشہ ہے تیئیس سال سے
اخبار ہی وسیلۂ عزت نہیں مجھے
جذباتِ قوم سے ہے یہ فاروق کی اپیل
اخبار کی مدد کی ضرورت نہیں مجھے
کافی ہیں میرے واسطے احبابِ احمدی
دشمن سے عرضِ حال کی عادت نہیں مجھے

فاروق کے بند کرنے کا میں گذشتہ دسمبر کے پرچوں میں اعلان کر چکا ہوں۔ اور جن وجوہات کی بنا پر میں فاروق کے بند کرنے پر مجبور ہوا۔ وہ بھی تفصیل سے ان اعلانوں میں لکھ چکا ہوں۔ بہرحال میرا اپنا فیصلہ یہی تھا۔ کہ فاروق کو میں موجودہ صورت میں جاری نہیں رکھ سکتا۔ اور میرے اس اظہار واقعات پر ہر شخص کو یہی کہنا پڑتا ہے۔ کہ تین سو خریداروں پر کوئی اخبار نہیں چل سکتا۔ فاروق نے تو پھر بھی ایسی مشکلات میں کئی سال گذار دیئے۔ آخر جب پانی سر تک پہنچ گیا۔ تو مجھے فاروق کو بند کرنا پڑا۔

خریداران فاروق کا احساس

میرے اس اعلان سے اکثر خریداران فاروق متاثر ہوئے۔ اور جلسہ پر آئے ہوئے بعض دوست دفتر فاروق میں تشریف لائے۔ بڑی ہمدردی کا اظہار کیا۔ فاروق کے بند ہونے کو کسی طرح بھی پسند نہ کیا۔ جو دوست بھی مجھے ملے۔ ہر ایک نے یہ فرمایا۔ کہ سلسلہ کے ایک دیرینہ خادم فاروق کا بند ہو جانا قوم کیلئے ماتم ہے۔ اور تحریک فرمائی کہ جس طرح بھی ہو سکے۔ فاروق کو جاری رکھا جائے۔ ہم سب پوری کوشش کرینگے۔ کہ جدید خریدار پیدا ہوں۔ فاروق کا جاری رہنا ازبس ضروری ہے۔ اور جو دوست جلسہ پر نہ آ سکے۔ انہوں نے بذریعہ خطوط مجھے مجبور کیا۔ کہ میں فاروق کو بند نہ کروں۔ وہ توسیع اشاعت کی کوشش کر کے خریدار دینگے۔ لیکن میرے خیال میں ان سب خیر خواہوں کی یہ ہمدردی اس بوجھ کو دوبارہ اٹھانے کے لئے مجھے آمادہ نہ کر سکتی تھی۔ اگر میرے پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی توجہ خاص اس طرف نہ ہوتی۔ جس نے فاروق میں دوبارہ جان ڈال دی۔ اور مجھے قوی امید ہو گئی۔ کہ فاروق خدا کے فضل سے اور فضل عمر کی دعا سے زندہ رہے گا۔

فاروق میں نفخ روح

۲۷ دسمبر ۱۹۳۳ء کے جلسہ میں ۳ بجے دن کے سیدنا اولوالعزم فضل عمر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فاروق میں حسب ذیل نفخ روح فرمائی:-

"فاروق غیر مبایعین اور غیر احمدیوں کے متعلق اچھا کام کرتا رہا ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ بعض مضامین جو فاروق میں چھپے۔ وہ الفضل میں نہ چھپ سکتے تھے۔ میر قاسم علی صاحب کو سلسلہ کے لٹریچر پر اچھا عبور ہے۔ اور انہوں نے سلسلہ کا لٹریچر جمع بھی کیا ہے۔ شیخ یعقوب علی صاحب کے بعد میں سمجھتا ہوں۔ وہی ہیں۔ جنہیں سلسلہ کے لٹریچر کے حوالے بکثرت یاد ہیں۔ اس وجہ سے ان کے مضامین بہت جامع اور مفصل ہوتے ہیں۔ اور بہت مفید ہوتے ہیں۔ مگر ان کے اخبار کی اشاعت بہت کم رہی ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ یہ لوگوں کی غفلت اور سستی کا نتیجہ ہے۔ دوست سمجھتے ہیں الفضل میں جو ضروری مصالحہ مل جاتا ہے۔ تو کسی اور اخبار کے خریدنے کی کیا ضرورت ہے۔ اس میں شبہ نہیں۔ کہ الفضل میں بہت کچھ مصالحہ مل جاتا ہے مگر جو کام یہ کر رہے ہیں۔ وہ الفضل نہیں کر رہا۔ اس لئے ان کو خریدنے کی بھی احباب کو ضرورت ہے۔ اور ان کی ضرور مدد کرنی چاہیئے۔" الملخص

میرا اور آپ کا فرض

حضرت صاحب کی اس پرزور سفارش کے بعد خاکسار ایڈیٹر فاروق اور احمدیہ جماعت کا کیا فرض ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ اگر اس اپیل کے بعد میں فاروق کو بند رکھوں۔ تو میں گنہ گار ہوں گا۔ کیونکہ حضرت امام جماعت احمدیہ کے نزدیک فاروق سلسلہ کے لئے مفید ہے۔ تو میں اس کو بند کر کے ایک سلسلہ کے مفید کام کو اپنے ہاتھوں سے مٹا کر مجرم اور گنہ گار نہیں تو کیا ہوں؟ لہذا

میرا فرض یہ ہے

کہ ہر ممکن کوشش کر کے فاروق کو جاری رکھوں۔ اور اس کو پہلے سے بہتر صورت میں نکالوں۔ خدا میری مدد کریگا۔ پس میں ایک سہ ماہی کے لئے اس کو اس امید پر پھر جاری کرتا ہوں۔ کہ ضرور احمدی قوم اپنے آقا حضرت امام المتقین امیر المومنین سیدنا خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد اور اپیل پر طاقت بھر توسیع اشاعت فاروق کے لئے ہمت کریگی۔ اور دیگر احباب جنہوں نے خصوصیت سے فاروق کو جاری رکھنے اور اس کے لئے جدید خریدار پیدا کرنے کے وعدے فرمائے ہیں۔ وہ بھی ایفاء وعدہ کر کے فاروق کو جاری رہنے کے قابل بنا دیں گے۔ اب

احمدی قوم کا فرض ہے

کہ حضور امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے ارشاد بالا پر لبیک کہتے ہوئے اپنے عمل سے ثابت کر دے۔ کہ آپ نے اپنے پیارے مرشد و امام کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاد کو سنا۔ نہ صرف سنا ہی بلکہ اس کو قبول کیا۔ اور قبول نہ صرف زبان سے ہی کیا۔ بلکہ عمل سے اس کی قبولیت کا ثبوت دیا۔ پس چاہیئے کہ ہر ایک احمدی جس نے حضور کی اپیل بے واسطہ یا بالواسطہ سنی وہ سب مل کر فاروق کے لئے ایک ہزار خریدار پورے کر دیں۔ اور یہ تعداد اگر ہمت کریں۔ تو اتنی بڑی جماعت اور زندہ قوم سے ایک ماہ کے اندر اندر پوری ہو جانی کچھ مشکل نہیں ہے۔ میرے تو وہم و گمان میں بھی یہ نہیں آسکتا۔ کہ سیدنا حضرت اولوالعزم فضل عمر بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ الصمد کی سفارش اور اپیل کے بعد وہ احمدی جس کے کانوں تک یہ اپیل پہنچ چکی ہے۔ یا وہ خود آنکھوں سے الفضل میں پڑھ چکا ہے یا کسی دیگر ذرائع سے سن چکا ہے پھر بھی وہ طاقت اور وسعت رکھتے ہوئے اس کی تعمیل نہ کرے۔

کون نہیں جانتا۔ کہ سفارش ہمیشہ وہ شخص کیا کرتا ہے جو اس شخص کے جس کو سفارش کرنی ہے برابر کے درجہ کا ہو یا کم درجہ کا مگر اس کا پیارا اور مقرب ہو۔ یہ کبھی نہیں ہوتا۔ کہ ایک بڑے درجہ کی ہستی اپنے سے چھوٹے درجہ والے سے کسی قسم کی سفارش کرے۔ مثلاً یہ تو ہو سکتا ہے کہ ایک ڈپٹی کمشنر۔ کمشنر سے کسی کی سفارش کرے۔ یا کمشنر گورنر سے کرے۔ یا گورنر وائسرائے سے کرے یا وائسرائے بادشاہ معظم سے کرے۔ مگر یہ کبھی نہ ہوگا۔ کہ کمشنر یا گورنر یا وائسرائے یا ملک معظم ڈپٹی کمشنر سے کسی کی سفارش کرے۔ الا اس صورت میں کہ یہ بالا ہستیاں کسی شخص کا حق فائق سمجھتی ہوں۔ اور یہ جانتی ہوں۔ کہ ضابطہ کی رو سے ڈپٹی کمشنر کے ذریعہ سے اس کا حق مل سکتا ہے۔ تو وہ ڈپٹی کمشنر کو توجہ دلا دینگے۔ مگر اس کا نام سفارش نہ ہوگا۔ بلکہ وہ بمنزلہ حکم کے ہوگا۔ پس

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی سفارش

اسی حیثیت کی ہے۔ جس حیثیت سے وائسرائے ڈپٹی کمشنر کو توجہ دلائے۔ جو بمنزلہ اس کے ارشاد اور منشاء کے ہے۔ ایسی صورت میں کونسا احمدی ہے۔ کہ حضرت صاحب کے اس ارشاد کو ایک وقتی تحریک یا معمولی سفارش جان کر منہ پھیر لے۔ اور پرواہ نہ کرے۔ یقیناً ہر احمدی بشرطیکہ وہ استطاعت اور مقدرت رکھتا ہو۔ فاروق کی خریداری حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کے ماتحت منظور کر کے ڈبل ثواب کا مستحق ہوگا۔ ایک سلسلہ کے اخبار کی امداد کا۔ دوسرا اپنے امام کے ارشاد کی تعمیل و فرمانبرداری کے ثواب کا۔

موجودہ خریداران کا فرض

اسوقت فاروق کے تین سو خریدار ہیں۔ جس وجہ سے اخبار کو بند کرنا پڑا۔ اب خدا کے فضل پر بھروسہ کر کے ہم نے فاروق کو جاری رکھنا ہے۔ اور اس کے لئے اس سہ ماہی اول سال رواں کو دیکھوں گا۔ اگر اتنے خریدار ہو گئے۔ کہ جس سے فاروق چل سکے۔ جن کی امید ہے کہ انشاء اللہ دوست ہمت کریں گے۔ تو ہو جائیں گے۔ تو میں پہلے سے بڑھکر فاروق کو شاندار بناؤں گا لیکن یہ امر واقعہ ہے۔ کہ وی پی کرنے کے وقت موجودہ خریداران میں سے ساٹھ ستر ضرور کم ہو جائیں گے۔ اس لئے ان سابقہ خریداران کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ خود بھی خریداری بحال رکھیں۔ اور کم از کم ایک۔ جدید خریدار اپنے اثر سے ذرا تکلیف گوارا فرما کر عطا کر دیں۔ تو انہوں نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ کیونکہ موجودہ خریداران پر فاروق کا بمقابلہ جدید خریداران کے زیادہ حق ہے۔ کہ وہ اس کی امداد کریں۔ اور جس طرح بھی ہو سکے اپنے سے علاوہ ایک ایک جدید خریدار بہم پہنچائیں۔ میں نہیں یہ خیال کرتا۔ کہ ایک احمدی کے زیر اثر کوئی دوسرا اس کا دوست احمدی ایسا نہ ہو۔ جو اس کے کہنے سے فاروق کی خریداری منظور نہ کرے۔ خاص کر ایسی حالت میں جبکہ حضرت صاحب کی طرف سے فاروق کی امداد کے لئے پُر زور ارشاد ہو چکا ہے۔

موجودہ خریداران میں بعض بڑے آدمی

ہاں میں یہ بھی جانتا ہوں۔ کہ موجودہ خریداران میں بعض دوست ایسی حیثیت کے ہیں۔ کہ وہ اپنی زبان مبارک سے کسی کو اخبار سلسلہ کی خریداری کے واسطے کہنا اپنی شان کے خلاف خیال کرتے ہیں۔ سو ایسے احباب کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے سے علاوہ کم از کم اپنی حیثیت کے مطابق اپنی جیب سے اتنے خریداران کا چندہ عطا کریں۔ جو ان کی شان کے شایان ہو۔ اور ان کی طرف سے اسی چندہ سے لیے غرباء احمدیوں یا غیر احمدیوں کے نام اخبار جاری کر دیا جائیگا۔ جس کا ثواب ان کو ملے گا۔ اور اخبار میں ان کے اسماء گرامی شکریہ کیساتھ لکھے جائیں گے۔

جدید خریداران کا فرض

سابقہ خریداران سے علاوہ جو جدید خریدار خود بنے ہیں یا دوسرے احباب کی تحریک سے خریداری منظور کر چکے ہیں۔ ان کا بھی یہ فرض ہے۔ کہ وہ اپنے سے علاوہ ایک ایک نیا خریدار اپنے حلقہ احباب میں سے پیدا کر کے دوہرا ثواب حاصل کریں۔ اور اپنے ذمہ یہ ایک قرض سمجھ لیں کہ ان کو ایک خریدار نیا فاروق کے واسطے ضرور پیدا کرنا ہے۔ جب تک یہ فرضہ وہ ادا نہ کر لیں۔ آرام سے بے فکر نہ رہیں۔

جلسہ سالانہ کے نئے خریدار

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے ارشاد دا پیل کے بعد ساٹھ کے قریب جدید خریدار فاروق کے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس کا اجر عظیم عطا کرے۔ اور زیادہ سے زیادہ امداد سلسلہ کی توفیق بخشے آمین۔ یہ نئے خریدار جن احباب کی کوشش سے ملے ہیں۔ اگر ان کا شکریہ ادا نہ کروں۔ تو نہایت فروگذاشت ہوگی۔ سب سے زیادہ جوش اور رات دن پھر کر مکرمی مہاشہ محمد عمر صاحب مولوی فاضل اور محبی واحد حسین صاحب گیانی مبلغ سلسلہ نے خریدار پیدا کئے۔ اور یہ سب ان کی کوشش سے خریدار ہوئے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والاخرۃ۔ ان ہر دو بزرگوں نے آئندہ کے لئے بھی وعدہ کیا ہے۔ کہ وہ اپنی اس کوشش کو سفر اور حضر میں برابر جاری رکھیں گے۔ اور فاروق کے لئے مزید خریدار پیدا کریں گے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چند خاص احباب کا شکریہ

فاروق کے بند ہونے کا اعلان پڑھکر جن دوستوں نے خاص طور پر اس کو محسوس کیا۔ ان میں سے سب سے اوّل نمبر پر مکرمی ملک نادر خانصاحب نائب تحصیلدار ہیں۔ جنہوں نے اپنی خریداری سے علاوہ ایک سو روپیہ بذریعہ خریداران جدید پورا کر دینے کا وعدہ حتمی فرمایا۔

دوسرے دوست محترم لفٹنٹ چوہدری عبداللہ خانصاحب بی اے قصور ہیں۔ جنہوں نے اپنے سے علاوہ بیس جدید خریدار دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔

تیسرے محبّ محترم چوہدری محمد لطیف صاحب بی۔ اے سب جج ہیں۔ جنہوں نے اپنے سے علاوہ چار خریدار اپنی جیب سے دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔

چوتھے مہربان مکرمی بابو عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ انبالہ ہیں۔ جنہوں نے دو خریدار دیئے ہیں۔ اور دو کا وعدہ فرمایا ہے۔

پانچویں مہربان ایم کے یوسف حسین صاحب جنرل مرچنٹ منگلور ہیں۔ جنہوں نے اپنے سے علاوہ چار خریدار عطا فرمائے۔

چھٹے ہمدرد۔ برادرم مولوی غلام علی صاحب مدرس سعد اللہ پور نے دو خریدار اور ایک روپیہ نقد امداد کا وعدہ فرمایا۔

ساتویں خیر خواہ۔ مکرمی ثناء اللہ صاحب سکھر نے دو جدید خریداروں کا وعدہ فرمایا۔

آٹھویں محبّ۔ مولوی محمد رفیع صاحب سب انسپکٹر سندھ نے فاروق کے لئے دُگنا چندہ سالانہ دینے کا وعدہ فرمایا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

میں ان سب احباب کا پیشگی شکریہ ادا کرتا ہوا خدا سے دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو ان کے اخلاص کے مطابق اس خیر خواہی اور ہمدردی کا دارین میں ثواب عظیم عطا فرمائے۔ اور بعد میں بھی جب یہ اپنے وعدہ پورے کرینگے۔ اور ان کے عطا کردہ خریداران سے چندہ بھی وصول ہو جائے گا۔ تو صدق دل سے شکر گذار ہوں گا۔ اور آئندہ بھی خریدار دینے والوں کے نام شائع کرتا رہوں گا۔

فاروق کا آئندہ پروگرام

میرا دلی منشاء اور مصمم ارادہ ہے۔ کہ آئندہ فاروق کے پروگرام میں ایک نمایاں تبدیلی کروں۔ جو یہ ہے اوّل موجودہ سائز کچھ شاندار نہیں ہے۔ اس کو تبدیل کر کے بڑی تقطیع کا ڈبل سائز کروں۔ دوم کاغذ بھی پہلے سے اچھا لگاؤں۔ سوم کتابت بھی حتی الوسع عمدہ کراؤں۔ چہارم چھپائی بھی اچھی ہو۔ پنجم اب اخبار ۱۲ صفحہ کا ہے۔ جس کی تین کاپیاں ہوتی ہیں۔ آئندہ ڈبل سائز کی چار کاپیاں ہوں۔ اس سے اخراجات چھپائی۔ لکھائی کاغذ میں اضافہ ہو جائیگا۔ لیکن اگر احباب نے توجہ فرمائی اور فاروق کی اشاعت بڑھانے میں ہمت دکھائی۔ تو انشاء اللہ یہ سب کچھ برداشت کر لوں گا۔ اب قوم کا فرض ہے۔ کہ وہ مجھے اس قابل بنا دے۔ کہ میں اس پروگرام کو پورا کر سکوں۔ اور میرا کام پھر یہ ہوگا کہ ہر لحاظ سے فاروق کو دلچسپ بناؤں۔ مگر قیمت یہی چار روپیہ سالانہ رہیگی۔ اس میں اضافہ نہ کیا جائیگا۔

فاروق کے مضامین کا آئندہ پروگرام

مضامین کے لحاظ سے میں فاروق کے صفحات کو اس طرح تقسیم کروں گا۔

پہلا صفحہ کالم اوّل و دوم پر۔ احمدیہ جماعت کے عقائد کا خلاصہ۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کا مذہب حضورؑ کے الفاظ میں۔

پہلا صفحہ تیسرے کالم پر۔ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے کلمات طیبات۔

دوسرا صفحہ پر۔ غیر مسلم و غیر احمدی اخبارات کی سیر دنیا کی خبریں۔ اور سلسلہ کی خبریں۔

تیسرا صفحہ پر۔ صداقت اسلام یا صداقت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یا کسی مخالف کے اعتراض کا جواب۔

چوتھے صفحہ پر۔ فتنہ پیغامیان کی تاریخ ابتدا سے آج تک کی۔ یہ لاجواب اور قابل دید مضمون ہوگا انشاء اللہ

پانچویں صفحہ پر۔ مراسلات یا آریہ سماج کے مسئلہ تناسخ وغیرہ کی زبردست تردید یا ذکر حبیب۔ یا مختصر نوٹ۔

چھٹے صفحہ پر۔ تحفہ ثنائیہ یعنی مولوی ثناء اللہ امرتسری کی سلسلہ سے مخالفت کا انجام اور اس کی ذلت و رسوائی و نامرادی و ناکامی کا مرقع۔ نادر مضمون ہے۔

ساتویں صفحہ پر۔ مخالفین سلسلہ کے وہ اشتہارات جو انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف حضور علیہ السلام کی زندگی میں گالیوں سے پُر شائع کئے۔ اور خدا کے فضل سے میں نے وہ کافی تعداد میں جمع کئے ہوئے ہیں نقل کئے جائیں گے۔ تاکہ وہ محفوظ ہو جائیں۔

آٹھویں صفحہ پر۔ اشتہارات تجارت و کتب وغیرہ۔

اس پروگرام میں ضرورت کے وقت عارضی تبدیلی بھی ہو جائیگی۔ مگر مستقل پروگرام یہی رہے گا۔ اگر احباب اس پروگرام کو پسند فرما دیں۔ تو اگلا پرچہ اسی کے مطابق شائع کیا جائے۔ اور اس سے بہتر اگر کسی دوست کے خیال میں کوئی تبدیلی ضروری ہو۔ تو اس سے مطلع فرمائیں۔ اس پر غور کیا جائیگا۔

ایک مفید تجویز متعلق قرضہ فاروق

فاروق کے ذمہ گذشتہ دو سال کا مبلغ سات سو پچاس روپیہ قرض ہے۔ اس کی ادائیگی کے واسطے میں یہ تکلیف دینا پسند نہیں کرتا۔ کہ احباب میری مالی طور پر کسی قسم کی امداد کریں۔ اس کے لئے میں ایک مفید اور قابل قبول تجویز پیش کرتا ہوں۔ اگر اس پر سب دوست سابق و جدید خریدار عمل فرمائیں۔ تو یہ قرضہ بہت جلد ادا ہو سکتا ہے۔ اور وہ تجویز یہ ہے۔ کہ مندرجہ ذیل چار کتابیں جو صرف ایک روپیہ قیمت کی ہیں۔ سب خریدار ایک ایک سٹ خرید لیں۔ اس سے بہت حصّہ قرضہ کا ادا ہو سکتا ہے۔

تجلیات رحمانیہ۔ بجواب مشہور مکذب مولوی ثناء اللہ امرتسری لاجواب کتاب ہے۔ قیمتی ۶ر

بطالوی کا انجام۔ مولوی محمد حسین بٹالوی اول المنکرین کا عبرتناک انجام۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس کے حق میں پیشگوئی کا حرف بحرف پورا ہونا۔ قابل دید قیمتی ۴ر

تحفہ مسترپاں۔ مسترپان مباہلہ کی مکمل ہسٹری اور صحیح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقعات کا انکشاف ۔ ۴ ر

چھوت کا بھوت ۱ ۔ ہر مسلمان کے واسطے موجودہ زمانہ میں زندہ رہنے کی تجاویز ۔ ۲ ر

یہ چاروں لاجواب اور مفید کتابیں صرف ایک روپیہ کی ہیں ۔ ان میں سے اگر ایک بھی ناپسند ہو تو واپس کر دیں ۔ جملہ ایک روپیہ آٹھ آنہ میں یہ چار کتابیں بذریعہ وی پی ملیں گی ۔ اگر کئی دوست مل کر وی پی منگائیں ۔ تو ہر ایک کو ۴ ر کی بچت ہوگی ۔ اکٹھا وی پی منگانے سے ۸ سٹ تک فیس رجسٹری و منی آرڈر صرف ۵ ر ہوگی ۔ ورنہ ایک سٹ علیحدہ علیحدہ منگانے پر ہر وی پی پر ۵ ر زائد خرچ ہونگے ۔ پس اگر دوست اس طرح امداد کریں ۔ کہ ایک ایک روپیہ کی مندرجہ بالا کتابیں منگالیں ۔ نیز جن بقایا داران کے نام فاروق کا چندہ بقایا ہے ۔ جن کے نام ۷ ر دسمبر ۱۹۳۳ء کے پرچے میں شائع ہو چکے ہیں ۔ وہ اپنا اپنا بقایا بھیجدیں ۔ تو فاروق تمام قرضہ کی زیر باری سے بآسانی سبکدوش ہو سکتا ہے ۔ اور یہ تجویز ناقابل عمل نہیں ہے ۔ امید ہے ۔ کہ تمام خریداران فاروق منظور فرمائیں گے ۔

ایک اور آسانی

جو خریداران فاروق فاروق کا چندہ بذریعہ وی پی عطا فرمانا چاہیں ۔ ان کے لئے یہ آسانی ہوگی ۔ کہ فاروق کے چندہ کے وی پی کے ساتھ ہی ایک روپیہ کی مندرجہ بالا چار کتابیں منگالیں ۔ تو ان کو ۴ ر کی بچت ہوگی ۔ یعنی فاروق کے وی پی اور کتابوں کے وی پی پر بجائے دو دفعہ فیس رجسٹری و فیس منی آرڈر ۱۰ ر خرچ کرنیکے ایک ہی دفعہ ۵ ر دونوں وی پی پر خرچ ہوں گے ۔ اور اس طرح فاروق کے چندہ اور کتابوں کی قیمت کے ایک ہی وی پی پر ۸ ر محصول ڈاک صرف ہونگے ۔ اور علیحدہ علیحدہ منگانے سے فاروق کے چندے کے وی پی پر ۵ ر اور کتابوں کے وی پی پر ۸ ر خرچ ہونگے ۔ اسلئے چندہ فاروق کے ساتھ ہی کتابیں منگانے والے فائدہ میں رہیں گے ۔

میری آخری گذارش

میں نے سب کچھ آپ کے سامنے پیش کر دیا ہے ۔ اب آپ کا کام ہے ۔ کہ فاروق کو جس طرح چاہیں ۔ جاری رکھنے کی کوشش کریں ۔ اور اس کو قرضہ سابقہ کی زیر باری سے بھی اس تجویز بالا کے ذریعہ فارغ کر دیں ۔ اللہ تعالیٰ ہی آپ کے دل میں القا کرے کہ آپ اپنے قومی فرض کو محسوس کر کے اور قومی غیرت سے کام لے کر فاروق کو جاری رکھ سکیں ۔ اور اس کو بند نہ ہونے دیں ۔ وما علینا الا البلاغ ۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی ہو ۔ آمین ۔

پیغامی مشن

اہلِ پیغام اور اہلِ قادیان

کے

سالانہ جلسے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بحکم ربی اپنے تختگاہ قادیان میں ایک سالانہ جلسہ کے بنیاد رکھی ۔ تاکہ ایک طرف برادران سلسلہ سال میں ایک مرتبہ باہم مل لیں ۔ اور دوسری طرف سلسلہ احمدیہ کی عظمت اور الٰہی وعدوں کی صداقت اور سلسلہ حقہ کی روز افزوں ترقی کا مظاہرہ ہو ۔ اور تیسری طرف اللہ تعالیٰ کے وہ وعدے جو اس مقدس بستی کی ہستی کے ساتھ خاص طور پر مخصوص اور وابستہ ہیں ۔ روزِ روشن کی طرح پورے ہو کر عزیز حکیم ہستی کی ناطق دلیل ٹھہریں ۔ مثلاً الٰہی وعدہ تھا ۔ کہ یاتیاک من کل فجٍ عمیق اور یاتون من کل فجٍ عمیق ۔ کہ دور دور سے تیرے پاس لوگ آئیں گے ۔ اور تحائف لے کر آئیں گے ۔ پھر ایک الہام تھا ۔ کہ وسع مکانک ۔ کہ اپنے مکان کو اور وسیع کر ۔ اس میں قادیان میں مکانوں کی وسعت کی طرف اشارہ تھا ۔

پھر حضور کا کشف تھا ۔ کہ آپ نے بڑے بڑے سلیٹھوں کو قادیان کے بڑے بڑے بازاروں میں دیکھا ۔ پھر آپ کا کشف تھا ۔ کہ قادیان بیاس تک پھیل گیا ہے ۔ پھر آپ کو الہام ہوا تھا ۔ کہ قادیان کو حوادث یعنی تباہ کن طاعون سے بچاؤں گا ۔ پھر آپ کو اپنی قبر قادیان کی بہشتی مقبرہ میں دکھائی گئی ۔ باوجودیکہ آپ کی وفات لاہور میں ہوئی ۔ مگر ان دونوں دشمنوں کی غیر معمولی شورش اور ہر اولیٰ و اعلیٰ کی شدید مخالفت کے باوجود آپ کی نعش مبارک قادیان میں لائی گئی ۔ حالانکہ ان دنوں میں موٹر لاری وغیرہ بھی نہیں آتی تھیں ۔ لیکن خدا کے ہاں ازلی طور پر قادیان کے لئے مقدر تھا ۔ کہ یہی مسیح موعود علیہ السلام کا نزول گاہ ہو ۔ اور یہی ابد تک آپ کے لئے آرام گاہ قرار پائے ۔ ممکن تھا ۔ کہ یہ ازلی و ابدی قرار داد ٹل جائے ۔ پس گویا بروزی طور پر اور ظلی طور پر قادیان ہی مکہ اور قادیان ہی مدینہ ٹھہرا ۔ ورنہ بظاہر حالات ممکن تھا ۔ کہ اگر بجائے قادیان کے کوئی اور شہر یا بستی ظلی طور پر مدینہ قرار دی جاتی ۔ تو قادیان کی یہ خصوصیت اور عظمت اور فوقیت قائم نہ رہ سکتی ۔ جواب حقیقی مکہ کو مدینہ کے مقابل ہے ۔

چنانچہ یہی وجہ ہے ۔ کہ ابتدائے دعویٰ ہی سے اشد ترین مخالفین مولوی محمد حسین بٹالوی اور پھر روحانی لیڈر شن امرتسری نے ایڑی چوٹی تک کا زور لگایا ۔ اور گلے پھاڑ پھاڑ کر سٹیشنوں پر کھڑے چیخ چیخ کر اور واسطے دیکر لوگوں کو قادیان آنے سے روکتے رہے ۔ مگر یہاں ؎

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

حضرت صاحب قادیان میں تن واحد تھے ۔ مگر آج اس زور شور کی مخالفت کا نتیجہ دیکھتے ہو کہ اسی قادیان میں اب ہزار ہا بندگان خدا اس مقدس غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غلامی کا دم بھرنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوئے سرنگوں حاضر ہوتے ہیں۔ اور کسی کو مجال نہیں کہ ان میں سے ایک کو بھی روک سکے ؎

اللہ اکبر! ایک وقت تھا۔ کہ سالانہ جلسہ پر پچاس ساٹھ یکے سواریوں کے آگئے۔ تو سابق کارکنان صدر انجمن بلبلیں اچھلتے۔ کہ اب کے بڑی خلقت آگئی۔ اور اس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قبولیت کا زبردست نشان قرار دیا جاتا۔ مگر آج وہی نشان قبولیت ؎

الیٰ ایں چہ بوالعجبی است

پچاس ساٹھ یکوں کی بجائے پچاس ساٹھ ستر باع سے بھی بہت لمبی ریل گاڑیاں لبالب پائیدان تک بھری ہوئی قادیان میں صرف جلسہ سالانہ کے موقعہ پر آتی ہیں۔ پہلے صرف ایک سیکرٹری صدر انجمن کرتا دھرتا تھا۔ اب بیسیوں سیکرٹری اور بیسیوں اسسٹنٹ سیکرٹریوں کے علاوہ سینکڑوں معاونین۔ ناظمین۔ وغیرہ بھی انتظام کے لئے مکتفی نہیں ہوتے۔ پھر سب سے بڑھکر ایمان افروز امر یہ ہے۔ کہ ہر سال مخالفت اور مخاصمت نئے رنگ اور نئی جودتی اور تازہ جوش سے حملہ آور ہوتی ہے۔ مخالفین سلسلہ کبھی بٹالوی کے رنگ میں اور کبھی امرت سری کے رنگ میں اور کبھی احراری رنگ میں اپنا حق مخالفت ادا کرتے ہی رہتے ہیں۔ مگر ہمارے تازہ اور نو خیز مہربان لنگاڈھانے والے لاہوری اصحاب الاحمدود تو جس طرح دانت پیس پیس کر اور ناک رگڑ رگڑ کر پنجے جھاڑ کر قادیان کے پیچھے پڑے ہیں۔ خدا کی پناہ۔

کوئی دقیقہ نہیں چھوڑا۔ کوئی حیلہ باقی نہیں رہا۔ جو انہوں نے قادیان سے مخلوق خدا کو باز رکھنے کیلئے استعمال نہیں کیا۔ میرا ظن غالب ہے۔ کہ ہمارے یہ مہربان ہر بڑی سے بڑی۔ جانی اور مالی اور ایمانی قربانی اس امر پر کرنے کو تیار ہیں۔ کہ کسی کو قادیان جانے سے روکا جائے۔ میں لاہوری مہربانوں کی اس قسم کی قربانیوں کی تفصیل کو کسی آئندہ صحبت کے لئے ملتوی رکھکر صرف اس قدر عرض کرتا ہوں۔ کہ باوجود بیگانوں اور بیگانوں کی متحدہ مخالفت کے قادیان کا سالانہ جلسہ بفضلِ خدا دن بدن غیر معمولی اوج پر ہے ؎

ایام جلسہ سے کچھ دنوں پیشتر پیغام صلح میں ؎ ریویو پڑھ کر مجھے بے اختیار ہنسی آئی۔ لکھا تھا۔ کہ بعض قادیانی شریر بیرونی جماعتوں میں اصحاب الاحمدود کے متعلق غلط فہمی پھیلا کر پیغامی احباب کو جلسہ سالانہ لاہور میں آنے سے روک رہے ہیں۔ اگر میں غیر معمولی حسن ظنی سے کام لے کر اس مضحکہ خیز ریمارک کو مدیر پیغام کی شرارت پر مبنی نہ سمجھوں۔ تو پھر میں یہ ضرور کہوں گا۔ کہ یہ مدیر پیغام کی بڑبڑاہٹ کا نتیجہ ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کو خواب میں بھی قادیانی ہوّے بن کر چمٹتے رہتے ہیں۔ ورنہ لاہوری احباب کا مرکز کیا اور جلسہ کیا۔ اور ان کے اہلِ کشش حضرات کہاں۔ جن کے باعث ان کے احباب لاہور جیسے کثیر العجائب شہر میں محض لاہوری کھائی والوں کی خاطر کشاں کشاں چلے جائیں۔

ان بھلے مانسوں سے کوئی پوچھے۔ کہ اچھا اس سال تو قادیانی شریروں نے آپ کے اصحاب الشمال کو روک کر آپ کے جلسہ کو اتنا بے رونق بنا دیا۔ کہ آپ لوگوں کو حسینی ہال مسجد کے وسیع صحن کو چھوڑ کر مسلم ہائی سکول کے مختصر سے حدود صحن میں جلسے رچانے کی سوجھی۔ مگر پچھلے بیس سال سے آپ کے سالانہ جلسے کا جو حشر ہو رہا ہے۔ اس کی وجہ کون سے شریر ہیں۔ آیا وہ اہلِ پیغام جو بصورت جن انسانوں کی نظروں سے پوشیدہ ہیں۔ اور جو حضرت امیر پیغام کے باوجود بار بار تاکیدی احکام کے جاری ہونے کے پرلے درجہ برابر بھی پرواہ نہیں کرتے۔ اور ظاہر ہو کر پیغام بلڈنگ میں رونق بزم نہیں بنتے۔ یا قادیانی شریر جو نہ صرف اہلِ پیغام کو ہی نہیں روکتے۔ بلکہ خود بھی اہلِ پیغام کے جلسہ کی رونق کا موجب بنکر وہ کچھ دیکھتے اور سنتے ہیں۔ جو پیغام کے ذریعہ سننا یا دیکھنا نصیب نہیں ہو سکتا۔ کس قدر دکھ کا مقام ہے۔ کہ مدیر پیغام بجائے اس کے کہ قادیانی شریروں کا مشکور ہوتا کہ ان کے ان احباب کا نعم البدل بن کر ان کی جلسی کو جلسہ بنا دیتے ہیں۔ نہ یہ کہ ان کو شریر وغیرہ الفاظ سے یاد کر کے اپنی اندرونی بیباہی کا پرتو اور مظاہرہ کرتا۔

اوروں کا تو مجھے علم نہیں۔ مگر میرا مسلک اور زیادہ کوشش ہی یہ ہوتی ہے۔ کہ میں اپنے احباب کو ہمیشہ تحریک کیا کرتا ہوں۔ کہ خدارا کم از کم ایک روز ہی لاہوری احباب کے جلسہ میں شریک ہو آیا کریں۔ تاکہ ان کو اپنی ترقی اور کامیابی اور مخالفین کے تنزل اور ناکامی کا موازنہ کرنے کا بخوبی موقعہ مل سکے۔ کیونکہ ؎

گر نبودے در مقابل روئے کژدم روئے سیاہ
کس چہ دانستے جمال شاہد گلفام را

اہلِ پیغام لوگ اس وقت قادیان کے لئے خار کے قائمقام ہیں۔ جس طرح گلاب کے پھول کے گرد اگرد خار دار کانٹے ہوتے ہیں۔ اور پھول کو حاصل کرنے کے لئے ان کانٹوں میں گذرنا ضروری ہوتا ہے۔ اسی طرح لاہور۔ امرتسر۔ اور بٹالہ قادیان کے لئے خار ہیں۔ اور ان کا وجود از بس ضروری ہے۔ مگر یاد رکھو۔ کہ ان کانٹوں کے بڑھنے سے پھول کی قدر و منزلت اور زیادہ بڑھیگی۔ اور قانونِ قدرت کے ماتحت یہ خار بے حقیقت اور فضول اور ردّی شے سمجھ کر توڑ پھوڑ کر پھینک دیئے جائیں گے چنانچہ دیکھ لو۔ اور اپنے سینہ پر ہاتھ رکھکر اور اپنی ضمیر کو حاضر رکھکر اہلِ پیغام اپنی گذشتہ بیست سالہ مساعی رذیلہ پر نظر ثانی کریں۔ کہ ان کی جد و جہد کا نتیجہ نہ صرف صفر بلکہ تنفی معکوس ہے یا نہیں؟

قادیان سے لوگوں کو بدظن کرنے کی ناکام کوششیں کر کے لوگوں کو روکا۔ اب وہ ۹/۱۰ حصہ جماعت جو ابتدائے اختلاف میں بقول ان کے ان کے ساتھ تھا۔ قادیان کے ساتھ ہے یا نہیں۔ پھر اہلِ پیغام خدا کو حاضر ناظر رکھکر بتائیں۔ کہ جو تعداد حاضری جلسہ ان کے پہلے سال تھی۔ کیا وہ دوسرے تیسرے سال زیادہ ہوتی گئی یا کم۔ اور اب حال کے جلسہ میں ان کے مہمانوں کی تعداد گذشتہ سالوں سے کم آئی یا زیادہ۔ کیا وہ صفائی سے اپنے منہ بھر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مہمانوں کے صحیح اعداد و شمار بذریعہ اخبار بتا سکتے ہیں۔ ہاں صرف اتنی احتیاط ضرور کرلیں۔ کہ حال کے جلسہ کے موقعہ پر ان لاہوری مہمانوں کی تعداد شامل نہ کریں۔ جو لالہ حسین دھنر مرتد اور مولوی عصمت اللہ صاحب والے ذلیل کن اور ناکام مناظرہ کے وقت لال حسین کے سینکڑوں تماشہ بین ساتھی آشامل ہوئے تھے۔ اور مناظرہ ختم ہوتے ہی وہ سب کے سب مسلم ہائی سکول کا ۵۰×۴۰ فٹ صحن یکدم خالی کر گئے تھے۔ پھر چند سرگوں قسمت کے مارے بیرونی اور اندرونی مہمان اس وسیع صحن میں پچیس تیس کرسیوں پر براجمان رہے۔ اور باہمی جگالی کرتے ہوئے اپنے مناظر کو داد فریاد دیتے دلاتے رہے۔

خدا جانے کس حالت میں بیچارے مدبر پیغام کے قلم سے یہ شستہ الفاظ نکل گئے تھے۔ کہ قادیانی شریر ہمارے دوستوں کو لاہوری جلسہ میں شریک ہونے سے روک رہے ہیں۔ الملخص۔ خدا کی قسم اگر مجھے اس رسوائی ذلت اور خفت کا تھوڑا بہت بھی علم ہو جاتا۔ تو سب سے پہلے میں قادیانی شریر بنتا۔ اور ایک بہت بڑا پوسٹر ہزاروں کی تعداد میں چھاپ کر تمام اہل پیغام بھائیوں کی خدمت میں بھیجتا۔ کہ وہ اب کی مرتبہ لاہور کے جلسہ میں نہ آئیں۔ کیونکہ کارکنان پیغام نے اپنے جلسہ کی رونق کو دوبالا کرنے کے لئے اور قادیانیوں کے خالص اور مخلص بہت ہزاری جلسہ کو مات کرنے کے لئے مناظرہ کا اکھاڑہ ضرور جمانا تھا۔ تاکہ کل کو پیغام صلح میں یہ شائع کر سکیں کہ:۔

"اب کی مرتبہ خدا کے فضل و کرم سے جلسہ نہایت بارونق رہا۔ بوجہ کثرت ہجوم و عدم گنجائش کے مسجد کے ۸۰×۱۰۰ فٹ صحن کو موقوف کر کے مسلم ہائی سکول کے ۵۰×۴۰ فٹ صحن میں جلسہ کو مقید کرنا پڑا۔ جہاں ایک وقت تل دھرنے کی بھی جگہ نہ رہی تھی۔ غیر از جماعت لوگوں نے اب کے مرتبہ نہایت دلچسپی سے ہمارے جلسہ میں حصہ لیا۔ اب کہاں ہیں قادیانی شریر جنہوں نے ہمارے احباب کو لاہور کے جلسہ میں آنے سے روکنے میں پوری جدوجہد کی۔ اور ناکام رہے کیا ہوا اگر ہمارے احباب کسی معلومہ وجوہات کے ماتحت (جو پیغام بلڈنگ کے مصلح موعود کے طفیل ان کے احباب میں نشر پا رہی ہیں) کثرت سے نہیں آئے۔ خدا نے غیر احمدی فرشتوں سے ہمارے جلسہ کی رونق کو دوبالا کر کے قادیانی شریروں کو شرمندہ کیا"۔

مگر اب ہمچو قسم اعلان خاصکر ان لوگوں کی نظر میں کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ جو بدقسمتی سے خود شریک جلسہ ہو کر بچشم خود اور بگوش خود دیکھ سن چکے ہیں۔ اور جن کے متعلق راویان معتبر روایت کرتے ہیں۔ کہ یاران جلسہ مارے فطرتی خجالت اور شرمندگی کے ایک دوسرے کی پیٹھوں میں اپنے سروں کو چھپا رہے تھے۔ خدا ہمیں جھوٹ بولنے اور جھوٹ سننے سے قیامت تک محفوظ رکھے۔ نہایت ثقہ روایت ہے۔ کہ اہل پیغام کے ایک چہرہ شاہی مبلغ نے بزبان حال و قال اعتراف کیا۔ کہ مولوی عصمت اللہ صاحب نے نہ معلوم کس لحاظ میں آکر اپنے حریف کے سامنے لاجوابانہ سکوت اور گھبراہٹ اور مضطربانہ کیفیت کا مظاہرہ کر کے ساری جماعت پیغام کو سخت ذلیل کیا۔ دروغ بر گردن مبلغ۔ مجھے تو یقین نہیں آتا۔ کہ اتنی بڑی ہوئی ہو۔

کیونکہ سنا گیا ہے۔ کہ مولوی عصمت اللہ صاحب نے اپنے حریف کو شاگردی کی غیرت کا واسطہ بھی دیا۔ مگر سامعین بیان کرتے ہیں۔ کہ شاگرد ناخلف تھا۔ اس نے سب پردے شرم و حیا اور دیرینہ نمکخواری کے چاک کر کے ایک طرف رکھ دیئے۔ اور پیغامی مناظر کی کچھ پیش نہ گئی۔ خدا کرے یہ سب کچھ خواب ہو۔

ان سب کو سنکر اب تو میری بھی یہی رائے ہو گئی ہے۔ کہ اگر اہل پیغام اسی طرح خودکشی پر آمادہ ہو گئے ہیں۔ تو پھر بیرونی احباب کو لاہوری جلسہ میں آنے سے ضرور روکنا چاہیئے۔ کیونکہ اہل پیغام سے حقیقی ہمدردی اسی میں ہے۔ کہ ان کو اس قسم کے دلآزار حادثے دیکھنے کا موقعہ ہی نہ ملے۔ بلکہ پیغام صلح میں مدبر پیغام کی قلم سوزی اور افکار دماغ کے نتائج سے مرتب کردہ رپورٹ جلسہ و مناظرہ پڑھکر اپنے گھروں میں اپنے بچے کھچے ایمان تازہ کر لیا کریں۔

اب اس کے مقابل قادیان کے جلسہ کی کیفیت بیان کرتے مجھے شرم آتی ہے ؎

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

کجا نقل اور کجا اصل مختصراً یوں سمجھ لیجئے۔ کہ جو فرق نقلی اور بے اختیار امیر اور اصلی واجب الاطاعت خلیفہ میں ہے۔ وہی فرق ہر دو جلسوں میں ہے ؎

بیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

کوئی نسبت ہی قرار نہیں دی جا سکتی۔ دیکھنے والے سینکڑوں نہیں ہزاروں ہیں۔ اپنے ہی نہیں بیگانے بھی ہیں۔ بیگانے بھی وہ جو اپنے تئیں کٹر بیگانے کہلانے پر اترتے ہیں۔ راہ چلتے مسافر کی طرح جلسہ میں شریک نہیں ہوئے۔ بلکہ خرچ کر کے حرج کر کے محض اور محض اس جلسہ کی خاطر سفر کی زحمتیں گوارا کر کے آئے اپنی آنکھوں سے وہ روح پرور اور ایمان افزا منظر دیکھا۔ جس کا ان کو پیغام بلڈنگ میں قیامت تک نصیب ہونا حتےٰ یلج الجمل فی سم الخیاط کا مصداق نظر آتا تھا۔

ان میں سے ایک صاحب حال مجھے ملا۔ جو خوش قسمتی سے میرا پرانا ملنے والا اور ہم جماعت بھی رہا تھا جن کو ہم تعلیم کے زمانہ میں بوجہ ان کی ضرورت سے بہت زیادہ معقولیت کے فلاسفر کہکر پکارا کرتے تھے۔ میں ان سے اس ناقابل برداشت ہجوم کا اندازہ دریافت کیا۔ تو وہ صاحب کیا مزے سے اپنی معقولیت اور فلاسفریت کی ٹیک لے کر کہتے ہیں۔ کہ یہ تعداد جو مردانہ جلسہ گاہ میں لبالب بھری تھی۔ زیادہ سے زیادہ تین چار ہزار ہو گی۔ اور آپ بدولت بوجہ ہجوم اور عدم گنجائش کے خیر سے دروازہ سے باہر کھڑے تھے۔ ان کی زبان سے یہ اندازہ سن کر چند سیکنڈ کے لئے میرے دماغ پر ایک سکتہ چھا گیا۔ اور حیران تھا۔ کہ الٰہی یہ خواب ہے یا بیداری۔ کیا یہ وہ شخص ہے جو اہل پیغام کی طرف سے شملہ وغیرہ میں محمودیوں سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نبوت اور کفر و اسلام میں تحریری اور تقریری مناظرہ کر کے ثالث کے فیصلوں کے ماتحت زک اٹھا چکا ہے۔ اور جس کے متعلق کل تک مجھے اتنا حسن ظن بڑھ گیا تھا۔ کہ اب میں ان کو پرانے زمانہ والا ضرورت سے زیادہ معقول سمجھنے میں تامل کرتا تھا۔ یا کیا وہ سب کچھ ؎

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

کیونکہ یہ تو ؎

وہی رفتار بے ڈھنگی جو پہلے تھی وہ اب بھی ہے

کا بدستور من وعن مجسمہ ہے ؛

پس آں صاحب کی اس عائب اور ٹھوس رائے کی تردید میں بھلا میری کیا مجال تھی۔ کہ میں چوں بھی کر سکوں۔ پس میں نے ان کے جواب میں یہی مناسب سمجھا۔ کہ خاموش ہی رہوں۔ کیونکہ وہ اس وقت اسی جواب لاجواب کے مستحق تھے۔ پھر آخر وہ میرے پرانے ملنے والے مہمان تھے۔ غرضیکہ اسی قسم کے اور بھی ان سے کئی ایک امور ظہور میں آئے۔ جن کی وجہ سے مجھے اپنی سادگی اور بے ضرورت حسن ظنی پر سخت شرمندگی ہوئی۔ مجھے ان کی کورانہ سادگی اور چشم بند تجاہل عارفانہ پر ہنسی بھی آتی تھی۔ مگر میں نے بہت ضبط سے کام لے رکھا۔ اور یہ اچھا ہوا۔ کہ تیسرا کوئی اور پاس نہ تھا۔

ان کے گمان میں جلسہ گاہ میں تین چار ہزار سے زیادہ مجمع نہیں تھا۔ ان میں کم از کم دو ڈیڑھ ہزار قادیان کے باشندے بھی ضرور ہونگے۔ باقی ڈیڑھ دو ہزار تعداد کے لئے ان کے خیال میں ریلوے ڈیپارٹمنٹ کے افسر بھی بڑے ہی نالائق ہیں۔ کہ خواہ مخواہ لاہور اور امرتسر سے چار پانچ دنوں کے لئے پندرہ بیس سپیشلیں چلا دیں۔ میرے یہ دوست غالباً اکونٹس کے دفتر میں کچھ ہیں۔ اس لئے ذرا خلوت میں بیٹھ کر ان سپیشلوں اور عام گاڑیوں کی تعداد کی اوسط تو نکالیں۔ اور پھر بتائیں۔ کہ اس جلسہ گاہ میں تین چار ہزار تھے۔ یا اپنی بصارت اور بصیرت میں نصیب اعداء کوئی زخم چشم تھا۔ اس سے تو وہ کفار ہی زیادہ بینا تھے۔ جو تھوڑے مومنوں کو ان کی اصلی طاقت اور حیثیت کے مطابق بہت زیادہ دیکھ رہے تھے ؛

بہرحال کچھ ہی ہو۔ ان کو یہ ضرور مسلم تھا۔ کہ خلقت پہلے سے بہت زیادہ ہے۔ اب ان حالات میں خدا کے لئے تمام حریفان قادیان خواہ وہ لاہوری ہوں یا احراری۔ امرتسری ہوں یا بٹالوی۔ غور کریں۔ اور اپنی پیہم کوششوں پر ریویو کریں۔ کہ ان کی ناک رگڑ دو قادیان اور قادیانی تحریک کے لئے روک ہے یا کھاد کا کام دے رہی ہے۔ اگر یہ سلسلہ انسانی کاروبار ہوتا تو اس کے تباہ کر دینے کے لئے کیا یہ سب کوششیں کم تھیں۔ ؎

اب ذرا سوچو دیانت سے کہ یہ کیا بات ہے
ہاتھ کس کا ہے کہ رد کرتا ہے وہ دشمن کا وار
یہ اگر انسان کا ہوتا کاروبار اے ناقصاں
ایسے کاذب کے لئے کافی تھا وہ پروردگار

(خاکسار فخر الدین ملتانی)

وصیت نمبر ۳۸۱۴

میں زینب بی بی زوجہ محمد حمید الدین قوم جٹ جیو ڈپٹنہ خانہ داری عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۲ء ساکن قادیان ڈاک خانہ خاص تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ ۱۱/۳۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ (۱) میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی (۳) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے (۹) زیورات قیمتی تخمیناً ۵۰/ روپیہ

۴ (ب) حق مہر مبلغ ۲۰۰/ آں بذمہ شوہر۔ کل مبلغ ۲۵۰/

گواہ شد:۔ محمد شریف احمدی مولوی فاضل دارالرحمت قادیان۔

العبد موصیہ:۔ زینب بقلم خود

گواہ شد:۔ محمد حمید الدین احمدی کاتب الحروف خاوند موصیہ

ثناءی مشن

کیا مولوی ثناء اللہ صاحب ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء کا اہلحدیث دوبارہ شائع کرنے کی تکلیف گوارا فرماوینگے؟

منجانب فخر ملتانی پانچ سو تعدادی خریداری

ناظرین کرام! آپ صاحبان اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء کا اہلحدیث مسلمۃ الفریقین ایک تاریخی پرچہ ہے۔ کیا بلحاظ اس کے کہ اس میں حضرت مرزا صاحب کی دعائے فیصلہ من وعن درج ہے۔ اور کیا بلحاظ اس کے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس دعائے فیصلہ کا جواب اور فیصلہ بھی خود ہی رقم فرما دیا ہے۔ یہ پرچہ ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اس لئے ایسے تاریخی پرچہ کی بار بار اشاعت کاروباری اور حصول زر کے اعتبار سے ازبس ضروری تھی۔ پھر مولوی ثناء اللہ صاحب جیسے ابن زر اور عبد الدراہم انسان جو کبھی حقیر سے حقیر اور ذلیل سے ذلیل واقع بھی حتی الامکان ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ ایسے زرین موقعہ پر چپکے بیٹھ سکتے تھے۔ وہ تو ایسے زرین پرچہ کے اس وقت تک بیسیوں ایڈیشن ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں نکال چکتے۔ اور صرف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسی پرچہ کے ذریعہ ہزاروں روپیہ کما لیتے ؛

مگر ناظرین آپ دیکھ رہے ہیں۔ کہ معاملہ اس کے برعکس ہے۔ مولانا امرت سری صاحب اس پرچہ کا دوبارہ شائع کرنا تو بڑی بات ہے بوقت ضرورت اگر اُن سے اصل پرچہ بغرض زیارت بھی طلب کیا جاوے۔ تو اس درخواست کے سُرخ پیالہ کو ٹالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بارہا ہمارے تجربہ اور مشاہدہ میں آیا ہے۔ کہ اگر کوئی شخص مولانا امرتسری صاحب کے سامنے اس پرچہ کا نام بھی لیلے۔ تو مولانا موصوف کی زبان لڑنے اور بدن کانپنے لگ جاتا ہے۔

پس مولانا موصوف کی اس پرچہ کی دوبارہ اشاعت میں مجرمانہ خاموشی اور اس پرچہ کے تذکرہ چھڑنے پر لرزہ براندام ہونے سے اہل بصیرت پبلک سمجھ گئی ہے۔ کہ ؎

کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

ورنہ اگر میرا یہ نتیجہ صحیح نہیں۔ تو پھر میں نہایت ہی مشکور ہوں گا۔ کہ مولانا موصوف اس پرچہ کو دوبارہ اشاعت کی سرفرازی بخشیں۔ اور میری طرف سے اس پرچہ کی پانچ سو کاپیوں کا آرڈر درج کرلیں۔ اس میں صرف شرط یہ ہے۔ کہ وہ پرچہ بلفظہٖ از اوّل تا آخر سطر بہ سطر صفحہ بہ صفحہ چھاپیں۔ اس کو چھاپ کر ایک پرچہ بغرض تسلّی خاکسار خادم ملتانی کو بھیجدیں۔ اطمینان ہونے پر میرا کوئی دوست امرت سر میں ہی حاضر خدمت ہو کر پانچ سو کاپیاں نقد مناسب قیمت دیکر حاصل کرلے گا ؛

بفرض محال اگر خدانخواستہ مولانا شیر پنجاب حسب معمول اپنی جبلّی جرأت اور بہادری سے کام لیتے ہوئے چپ سادھ کر کالمیّت ہو گئے۔ تو میں نہایت افسوس اور حسرت کے ساتھ یہ نتیجہ نکالنے پر مجبور ہوں گا۔ کہ چور کی ڈاڑھی میں تنکا۔ اور جہاں تک میرا وجدان مجھے بتلاتا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ مولانا امرت سری دوسری ہر طرح کی ذلّت گوارا کرنے پر آمادہ ہو جائینگے مگر اپریل ۱۹۰۷ء کے پرچہ کو ہرگز ہرگز دوبارہ شائع نہ کریں گے۔ خدا کرے میری یہ پیشگوئی غلط نکلے مگر عنوان ایسے نہیں۔ کیونکہ ؎

نہ خنجر اٹھیگا نہ تلوار اِن سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

دو سال قبل بھی پانچ سو روپیہ انعام بغیر کسی شرط کے مولانا امرت سری کی خدمت میں پیش کر چکا ہوں مگر مولانا موصوف نے بیگانوں بیگانوں کی لعنت ملامت سہیڑنی برداشت کرلی۔ مگر اس کے حاصل کرنیکے لئے میدان میں نہ اترے پر نہ اترے۔ حالانکہ میرا وہ پانصدی چیلنج جوں کا توں مولانا کے سر پر بھوت کی طرح سوار ہے۔ اسی طرح میرا یہ دوسرا چیلنج خریداری پانصد تعداد پرچہ اخبار الحق یعنی ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء کا یک نہ شد دو شد کا مصداق قائم ہو گیا ہے۔ اس پرچہ کی قیمت زیادہ سے زیادہ ار ہو سکتی ہے۔ گویا ۱۳۵۰ قیمت پانچ صد پرچوں کی میں ہر وقت دم نقد ادا کرنے کو تیار ہوں۔ ان کا خرچ زیادہ سے زیادہ پندرہ بیس روپیہ ہوگا۔ اور اس تحریک میں اور بھی سینکڑوں ہزاروں بیگانے اور بیگانے شامل ہو کر ایک دفعہ تو مولانا موصوف کی جھولی روپوں سے بھر دینگے۔ اس لئے مولانا موصوف بوا پسی اخبار اس کے جواب باصواب سے جلد مسرور الوقت فرماویں۔

(فخر الدین ملتانی)

ضروری گذارش

فاروق جاری ہوگا۔ اور خدا کے فضل سے پوری اُمید ہے۔ کہ ضرور جاری رہیگا۔ اسکے لئے اب قوم کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنی خاص کوشش سے قومی غیرت کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہمت کریں تو کوئی بڑی بات نہیں کہ فاروق کے لئے ہر ایک دوست خود خریداری منظور کرے۔ اور دوسرے احباب کو تحریک کر کے خریدار بنائے۔ دو روپیہ ششماہی۔ چار روپیہ سالانہ چندہ ایسی رقم نہیں۔ کہ زندہ قوم چند پیسوں کی قربانی نہ کر سکے۔ اور فاروق کو ہ

احمدی مشن

آنحضرت صلعم اور حضرت مسیح موعودؑ کے سے :

نصرت الٰہی کا ایک ایک نمونہ

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ہم اپنے رسولوں اور مومن بندوں کی اس دنیا میں بھی مدد کرتے ہیں۔ اور اگلے جہان میں بھی مدد کریں گے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ انا لننصر رسلنا والذین آمنوا فی الحیوٰۃ الدنیا ویوم یقوم الاشہاد گویا اس جہان میں مدد کرنا اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ اگلے جہان میں ضرور امداد فرمائیگا۔ نیز اس بات کا مثبت ہے۔ کہ ان کے مدمقابل کفار کا فریق باطل پر ہے ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ باوجود کفار کے دعویٰ کے اُن کی تائید و نصرت نہیں ہوتی۔ اور رسولوں اور مومن بندوں کی نصرت ہوتی ہے۔ میں اس وقت صرف ایک ایک نمونہ آنحضرت صلعم اور حضرت مسیح موعودؑ سے نصرت الٰہی کا پیش کرتا ہوں۔ جن سے ناظرین پر واضح ہو جائے گا۔ کہ کس طرح اللہ تعالیٰ اپنے برگزیدوں کی عین موقعہ پر امداد فرماتا ہے ؛

روایت ہے۔ کہ ایک دفعہ آنحضرت صلعم سے کفار نے کہا۔ کہ آپ قرآن کے فصیح و بلیغ ہونے کے متعلق تحدّی کرتے ہیں۔ اور نظیر لانے کے لئے چیلنج دیتے ہیں۔ حالانکہ اس میں غیر فصیح الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ چنانچہ منجملہ غیر فصیح الفاظ کے ھزوا۔ کبار۔ عجاب الفاظ ہیں۔ جو قرآن میں استعمال کئے گئے ہیں۔ یہ ہمارے ہاں استعمال نہیں ہوتے۔ اور نہ کوئی فصیح و بلیغ آدمی انہیں استعمال کرتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کفار کا یہ کہنا تھا۔ کہ اُدھر سے اُن کا ایک بوڑھا شخص گذرا۔ آنحضرت صلعم نے اُسے بلایا۔ اور فرمایا ارے میاں ادھر آؤ۔ بوڑھے نے بھی دیکھا۔ کہ محمد (صلعم) کے پاس ایک انبوہ لوگوں کا ہے۔ نامعلوم کیا ہو رہا ہے۔ بلانے پر پاس پہنچا۔ تو حضور صلعم نے ایک جگہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ کہ یہاں بیٹھیں وہ بیٹھنے ہی کو تھا۔ کہ فرمایا۔ کہ یہاں نہیں ادھر آکر بیٹھیں۔ بوڑھا یہاں اُدھر آکر بیٹھنے لگا۔ تو آنحضرت نے ایک تیسری جگہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ کہ وہاں نہیں۔ یہاں آکر بیٹھیں۔ بوڑھا آدمی آنحضرت کے اس فعل کو کہ محمد (صلعم) کبھی مجھے یہاں بیٹھنے کو کہتا ہے اور کبھی وہاں۔ اور کہیں بھی بیٹھنے نہیں دیتا۔ اُٹھنے۔ بیٹھنے میں ہی رکھتا ہے۔ دیکھکر مشتعل ہو کر بولا۔ یا محمد اتتخذنی هزوا۔ وانا شیخ کبار۔ ان هذا شئی عجاب۔

یعنی اے محمد (صلعم) کیا تو مجھ سے ہنسی کرتا ہے۔ اور میں بہت بوڑھا آدمی ہوں۔ آپ کا یہ فعل نہایت ہی قابل تعجب ہے۔ ناظرین اللہ تعالیٰ کی شان اور تائید کو ملاحظہ فرماویں۔ کہ کفار کے غیر فصیح الفاظ پیش کرنے پر کس طرح بوڑھے کو جو اُن کا ہی بوڑھا تھا۔ جواب کے لئے بھیجدیا۔ وہی الفاظ جو کفار غیر فصیح قرار دیتے تھے۔ اور کہتے تھے۔ یہ ہمارے ہاں استعمال نہیں ہوتے۔ انہیں میں سے ایک بوڑھے کے منہ سے نکلوا کر اُن کو شرمندہ کیا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ اپنے برگزیدوں کی تائید فرمایا کرتا ہے ؛

حضرت مسیح موعودؑ سے بھی اسی قسم کا ایک واقعہ پیش آیا۔ آپ کے پاس ایک انگریز سیاح آیا۔ دوران گفتگو میں یہ ذکر چھڑ گیا۔ کہ وہ کونسی زبان ہے۔ جو ام الالسنہ بھی ہے۔ اس میں یہ خاصہ ہے۔ کہ الفاظ کم ہوتے ہیں۔ اور معانی بہت وسیع ہوتے ہیں۔ انگریز کہنے لگا کہ نہیں۔ انگریزی زبان میں یہ وصف ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا۔ کہ بہت اچھا۔ اس کا جلد فیصلہ ہو جاتا ہے۔ آپ کوئی لفظ بولیں۔ اس کے بالمقابل میں بتاؤں گا۔ کہ عربی میں اس کا کیا ترجمہ ہے۔ خدا کی شان۔ حضرت مسیح موعودؑ یہ فرما کر خاموش ہو گئے۔ تو انگریز سوچ کر بولا۔ کہ انگریزی میں ایک لفظ مائی واٹر (My water) ہے۔ آپ بتائیں۔ عربی میں اس کا کیا ترجمہ ہے حضور نے فرمایا۔ انگریزی میں میرے پانی کو مائی واٹر کہتے ہیں۔ اور عربی میں صرف مَائی کہتے ہیں۔ یہ جواب ایسا تھا۔ کہ صاحب بہادر کو بجز خاموشی کے چارہ نہ تھا۔ ناظرین خدا کی قدرت کو دیکھیں۔ اور تصرف الٰہی کو ملاحظہ فرمائیں۔ کہ کیونکر اس کی زبان سے ایسا لفظ نکلوایا۔ کہ جس کا نصف حصہ عربی زبان کا لفظ تھا۔ جواب کے وقت جب اُسے بتایا گیا۔ تو بجز خاموشی کے اور کوئی چارہ اُسے نظر نہ آیا۔ ممکن تھا۔ کہ وہ کوئی ایسا لفظ بولتا۔ جس کا جواب اُسے اس قدر جلد سمجھ میں نہ آتا۔ مگر اللہ تعالےٰ نے اس کے منہ سے الفاظ وہ نکلوائے۔ کہ جن کا نصف اُن سب الفاظ کے معانی پر حاوی تھا۔ اگر اسی واقعہ پر غور کیا جائے۔ تو طالب حق کی رہنمائی کیلئے کافی ہے۔ حضور کی سچائی کے تو قدم قدم پر نشانی موجود ہیں۔ مگر کوئی دیکھنے والا بھی ہو۔ حضور نے سچ فرمایا ہے ؎

تھوڑے نہیں نشان جو دکھلائے گئے تمہیں
کیا پاک راز تھے جو بتائے گئے تمہیں

(خاکسار قمر الدین مولوی فاضل)

یہ ضرور ملاحظہ فرمالیں

فاروق ۷ دسمبر ۳۳ء میں ان بقایا داران کے اسماء گرامی معہ رقم بقایا جن کے ذمہ دسمبر ۳۳ء تک فاروق کا چندہ واجب الوصول ہے لکھ دیئے تھے۔ ان میں سے چند دوستوں نے تو جلسہ پر آکر اپنا بقایا کر دیا۔ لیکن کثیر حصہ نے ادا نہیں کیا۔ جن میں سے بعض جلسہ پر تشریف بھی لائے مگر فاروق کے حق کا ادا کرنا ان کو یاد نہ رہا۔ اس لئے میں نہایت ادب سے ایسے احباب کو یاد دہانی کرتا ہوں۔ کہ وہ بذریعہ منی آرڈر اپنا اپنا بقایا ارسال فرماویں۔ تو فاروق کی امداد

غیر احمدی مشن

رسالہ کذبات مرزا کا جواب

(گذشتہ سے پیوستہ)

قتل لیکھرام اور صداقت مسیح موعود کے نشان

(۴) چوتھا عظیم الشان اور ہیبتناک نشان لیکھرام آریہ کا قتل ہے۔ اس واقعہ کے متعلق بھی حدیث شریف میں ذکر ہے۔ فرمایا ہے۔ اذا کان الصوت فی شهر رمضان فی لیلة جمعة فاسمعوا لها واطیعوا وفی آخر النهار صوت اللعین ابلیس ینادی الا ان فلانا قد قتل مظلوما۔ لیشکل علی الناس ویفتنهم فلکم فی الیوم من شاء وتحیر فاذا سمعتم الصوت فی رمضان یعنی الاول فلا تشکوا انه صوت جبریل وعلامة ذالك انه ینادی باسم المهدی واسم ابیه۔

یعنی ماہ رمضان میں ایک آواز آئیگی۔ اس کو سنو اور اس کو مانو۔ اور دن کے آخری حصہ میں شیطان آواز دیگا۔ کہ فلاں شخص مظلوم قتل ہوا ہے۔ وہ لوگوں کے لئے آزمائش کے دن ہوں گے۔ کئی لوگ اس دن شک کریں گے اور کئی حیرت میں پڑ جائیں گے۔ پس جب تم رمضان کی آواز یعنی پہلی آواز سنو۔ تو یقین کر لو۔ کہ جبریل کی آواز ہے۔ اور اس کی علامت یہ ہے۔ کہ وہ مہدی اور مہدی کے باپ کے نام پر آواز دیگا۔

اس حدیث شریف کا مفہوم لیکھرام آریہ کے قتل سے ظہور میں آیا۔ اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے زبردست پیشگوئی فرمائی تھی۔ اور پیش از وقوع مختلف کتب میں اس کی تکرار ہے۔ ان میں سے ضروری اقتباس مندرجہ ذیل ہیں :-

---

اس حدیث شریف کا مفہوم لیکھرام آریہ کے قتل سے ظہور میں آیا۔ اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے زبردست پیشگوئی فرمائی تھی۔ اور پیش از وقوع مختلف کتب میں اس کی تکرار ہے۔ ان میں سے ضروری اقتباس مندرجہ ذیل ہیں :-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(الف) لیکھرام نے بڑی دلیری سے ایک کارڈ اس عاجز کی طرف روانہ کیا۔ کہ میری نسبت جو پیشگوئی چاہو شائع کردو۔ میری طرف سے اجازت ہے۔ سو اس کی نسبت جب توجہ کی گئی۔ تو اللہ جلشانہ کی طرف سے یہ الہام ہوا عجل جسد لہ خوار۔ لہ نصب وعذاب۔ یعنی صرف ایک بے جان گوسالہ ہے۔ جس کے اندر سے ایک مکروہ آواز نکل رہی ہے۔ اور اس کے لئے ان گستاخیوں اور بدزبانیوں کے عوض میں سزا اور رنج اور عذاب مقدر ہے۔ جو ضرور اس کو مل کر رہے گا۔ اور اس کے بعد آج جو ۲۰ر فروری ۱۸۹۳ء روز دوشنبہ ہے۔ اس عذاب کا وقت معلوم کرنے کے لئے توجہ کی گئی۔ تو خداوند کریم نے مجھ پر ظاہر کیا۔ کہ آج کی تاریخ سے چھ برس کے عرصہ تک یہ شخص اپنی بدزبانیوں کی سزا یعنی ان بے ادبیوں کی سزا میں جو اس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں کی ہیں عذاب شدید میں مبتلا ہو جائیگا۔ سو اب میں اس پیشگوئی کو شائع کرکے تمام مسلمانوں اور آریوں اور عیسائیوں اور دیگر فرقوں پر ظاہر کرتا ہوں۔ کہ اگر اس شخص پر چھ برس کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے کوئی ایسا عذاب نازل نہ ہوا جو معمولی تکلیفوں سے نرالا۔ اور خارق عادت اور اپنے اندر الٰہی ہیبت رکھتا ہو۔ تو سمجھو کہ میں خدا تعالےٰ کی طرف سے نہیں۔ اور نہ اس کی روح سے میرا یہ نطق ہے۔"

(تبلیغ رسالت جلد سوم صفحہ ۵۲)

(ب) لاانہی فی کل حرب غالب
فکدنی بما زورت فالحق یغلب
وبشرنی ربی وقال مبشراً
مستعرف یوم العید والعید اقرب

(کرامات الصادقین صفحہ ۵۴)

ترجمہ۔ میں ہر ایک جنگ میں غالب ہوں۔ یعنی ہر ایک مقابلہ میں مجھے غلبہ ہے۔ پس (اے محمد حسین بٹالوی) جو کچھ تو مکر کرتا ہے بے شک کر کہ آخر حق ضرور غالب ہوگا اور مجھے خدا نے ایک نشان کی خوشخبری دیکر کہا۔ کہ تو عید کا دن عنقریب پہچان لے گا۔ یعنی وہ خوشی کا دن جس میں وہ نشان ظاہر ہوگا۔ اور اس نشان کی یہ علامت ہے۔ کہ اس دن سے معمولی عید قریب ہوگی۔

(ج) لیکھرام پشاوری کی نسبت ایک اور خبر۔ آج جو ۲ر اپریل ۱۸۹۳ء مطابق ۱۴ر ماہ رمضان ۱۳۱۰ھ ہجری ہے۔ صبح کے وقت تھوڑی سی غنودگی کی حالت میں میں نے دیکھا۔ کہ میں ایک وسیع مکان میں بیٹھا ہوا ہوں۔ اور چند دوست بھی میرے پاس موجود ہیں اتنے میں ایک شخص قوی ہیکل مہیب شکل گویا اسکے چہرہ سے خون ٹپکتا ہے۔ میرے سامنے آکر کھڑا ہوگیا۔ میں نے نظر اٹھا کر دیکھا۔ تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ ایک نئی خلقت اور شمائل کا شخص ہے۔ گویا انسان نہیں ملائک شداد غلاظ میں سے ہے۔ اور اس کی ہیبت دلوں پر طاری تھی۔ اور میں اس کو دیکھتا ہی تھا۔ کہ اس نے مجھ سے پوچھا۔ کہ لیکھرام کہاں ہے اور ایک اور شخص کا نام لیا۔ کہ وہ کہاں ہے۔ تب میں نے اس وقت سمجھا۔ کہ یہ شخص لیکھرام اور اس دوسرے شخص کی سزادہی کے لئے مامور کیا گیا ہے۔ یہ یکشنبہ کا دن اور چار بجے صبح کا وقت تھا۔"

(برکات الدعا طبع اول صفحہ ۴)

(د) آئینہ کمالات اسلام کے حاشیہ متعلقہ صفحہ ۲ کے آخر میں لیکھرام کو یوں مخاطب کیا گیا ہے:۔

الا اے دشمنِ نادان و بے راہ
بترس از تیغِ برانِ محمدؐ
کرامت گرچہ بے نام و نشان است
بیا بنگر غلامانِ محمدؐ

ان پیشگوئیوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لیکھرام کے متعلق کئی ایک باتوں کا اظہار کیا ہے۔ کہ لیکھرام گوسالہ سامری کی طرح ہے۔ اس کے لئے گوسالہ سامری جیسا ہی عذاب مقدر ہے (دوم) یہ کہ ۲۰ر فروری ۱۸۹۳ء سے چھ سال کے اندر وہ عذاب شدید میں مبتلا ہو جائیگا (سوم) یہ کہ یہ عذاب اس کے لئے اس واسطے مقدر ہوا ہے کہ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں بے ادبیاں اور گستاخیاں کی ہیں۔ (چہارم) یہ کہ مسلمانوں کی عید سے بالکل اقرب یعنی ساتھ ملتے ہوئے دن میں اسے یہ سزا دی جائیگی (پنجم) یہ کہ مقررہ سزا تیغ برآں سے دی جائے گی۔ (ششم) یہ کہ اس کی سزادہی کے واسطے خدا تعالےٰ نے ملائک شداد غلاظ میں سے ایک ملک کو مقرر فرمایا ہے۔ (ہفتم) یہ کہ فرشتہ چونکہ انسان کے قبضہ میں نہیں آسکتا۔ اس سے اس بات کی طرف اشارہ تھا۔ کہ لیکھرام کے قاتل کا کچھ سراغ نہیں مل سکیگا۔ (ہشتم) یہ قوی ہیکل اور مہیب شکل فرشتہ ماہ رمضان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آیا ہے اور پوچھا ہے۔ کہ لیکھرام کہاں ہے۔ اس میں اس بات کی طرف اشارہ تھا۔ کہ عید الفطر کے ساتھ ملتے ہوئے دن میں اسے اس کی بدزبانیوں کی سزا دی جائے گی۔ (نہم) یہ کہ اتوار کے دن میں وہ مرے گا۔ اتوار کو ہم نے صبح فرشتہ کا پوچھنا۔ کہ لیکھرام کہاں ہے۔ اس بات کی طرف اشارہ تھا۔ کہ اتوار کے دن ۴ بجے صبح سے پہلے اس کا خاتمہ ہو چکا ہوگا۔ (باقی دارد)

سرموں کا سرتاج

سرمہ نور رجسٹرڈ

اپنی نور بھری شعاعوں اور پر تاثیر ہونے کے باعث دلوں کو گرویدہ بناتا چلا آرہا ہے۔ بے شمار شاہد ڈنکے کی چوٹ پکار پکار کر کہہ رہے ہیں۔ کہ سرمہ نور ہی قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ حضرت حکیم الامت مولانا نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اوّلؓ کا نسخہ ہے۔ اور انہی کے مبارک نام سے وابستہ ہے۔ سب سے زبردست شہادت یہ ہے کہ آپ کا دل بلکہ ہر فرد و بشر کی زبان پر سرمہ نور ہی کا نام ہے۔ سرموں کا سرتاج سرمہ نور رجسٹرڈ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ قیمت فی تولہ دو روپیہ۔ چھ ماشہ ایک روپیہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تریاق معدہ رجسٹرڈ

معدہ۔ جگر کی تکلیفوں اور دیرینہ قبض کا شرطیہ خاتمہ

وہ تمام امراض جو

معدہ۔ جگر۔ امعاء طحال کے نقص سے پیدا ہو جایا کرتی ہیں۔ ان کے لئے اکسیر ہے۔ بدہضمی۔ قراقر۔ باؤگولہ درد شکم۔ پیچش۔ کھٹے ڈکار۔ قے۔ منہ سے پانی آنا۔ سینہ کا جلن۔ نفخ۔ منہ بدمزہ۔ کمی بھوک جی متلانا۔ ہیضہ۔ اپھارہ۔ ریاح۔ قبض وغیرہ وغیرہ کو دور کرنے کا

تریاق معدہ رجسٹرڈ

واحد علاج ہے۔ ہر گھر میں ہر وقت "سرمہ نور" کی طرح اس کا موجود رہنا ضروری ہے۔ ذرا غذا کے باعث یا کسی اور سبب سے پیٹ میں نقص ہو۔ تو اس کی ایک خوراک ہی فوراً تسکین پیدا کر دیتی ہے۔ دودھ۔ گھی۔ انڈے گوشت وغیرہ جس قدر چاہو کھاؤ۔ خوب ہضم ہو کر سب خون ہی بنے گا۔ غرض معدہ۔ جگر اور آنتوں کی جملہ تکلیف کے لئے اکسیر ہے۔ اور غذا انتوں میں تحلیل ہو کر طبیعت ہشاش بشاش ہو جاتی ہے۔ سخت سے سخت غذا انتوں میں ہضم کر دیتا ہے۔ عورتوں۔ مردوں۔ بچوں بڑوں سب کے لئے یکساں مفید ہے۔ ایسی سریع التاثیر اور مفید دوائی آپ نے کبھی نہیں دیکھی ہو گی۔ اس کے حلق سے اترتے ہی جان میں جان آجاتی ہے۔ خوراک صرف چار رتی۔ قیمت فی شیشی ایک اونس صرف ۱۰ آنہ

مفرح مروارید

خوشبودار۔ مفرح اور مقوی اعضاء رئیسہ

گرمی بے چینی۔ گھبراہٹ۔ غشی۔ دل کی دھڑکن۔ پیاس کی شدت۔ گرمی کے باعث پیچش۔ اسہال۔ خون کا آنا۔ اور دل۔ دماغ۔ معدہ و جگر کو طاقت اور گرمی سے تسکین دینے میں بے نظیر ہے۔ غرض گرم مزاج اصحاب کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے۔ اگر شدت گرمی کے باعث دل پژمردہ اور رنگت زرد رہتی ہو۔ تو فوراً اس کا استعمال شروع کر دیں۔ عورت۔ مرد۔ بچے۔ بوڑھے استعمال کر سکتے ہیں۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک صرف چار روپیہ۔

افروز

طبی دنیا میں نئی ایجاد۔ عمل جراحی کی حیرت انگیز دوائی

افروز

سے مغلائی یعنی کانٹوں والا پھوڑا بغیر آپریشن کے چند دنوں میں شرطیہ نابود ہو جاتا ہے۔

برسوں کی واد ہو یا چنبل۔ خشک ہو یا تر اور خارش خواہ کتنی ہی دیرینہ ہو۔ اور کتنی ہی تکلیف کیوں نہ ہو

افروز

کے چند دفعہ لگانے سے نام و نشان تک نہیں رہتا۔ دانت۔ داڑھ کے درد کو فوراً منٹوں میں آرام دے دیتا ہے۔ اور ہر قسم کے زخموں کے لئے تریاق ہے۔ "گنج سرخ" یعنی پھنسیاں جو سر پر بھوسہ کی طرح ہوتی ہیں۔ اس کے لئے اکسیر ہے۔

افروز

ہر قسم کے زہریلے جانور کے "ڈسے" کا بے مثل علاج ہے۔

افروز

بھگندر۔ رسولی۔ لوت۔ خنازیر۔ طاعون۔ ناسور۔ غدود کو تحلیل کرنے کی بے ضرر دوائی ہے

قیمت فی شیشی ایک اونس ایک روپیہ۔ نصف اونس نو آنہ ۹ر

رفیق کامل

مقوی معدہ۔ مقوی جگر۔ مقوی دماغ اور مفرح بھی ہے

جو آدمی ضعف معدہ کی شکایت کرتے رہتے تھے۔ اور سینکڑوں علاج کے بعد مایوسی کا منہ دیکھ رہے تھے۔ وہ اب اس رفیق کامل کی شیشی کو اپنی جان کے ساتھ رکھتے ہیں۔ کھانا کھانے کے بعد دو چار قطرے پی لیتے بھوک آگے سے زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ معدہ قوی ہو جاتا ہے۔ اور پھر کبھی بھی بھوک کی کمی یا ضعف معدہ کی شکایت ان کے پاس تک پھٹکنے نہیں پاتی۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔

اتفاق اینڈ برادرز منیجر ایجنسی انتخاب لادویات دارالفضل

خاص اعلان

آج کل کثرت سے ایسے دوست ہیں۔ جن کے دانتوں اور مسوڑوں سے خون اور پیپ نکلتی ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کو اطلاع دیتا ہوں۔ کہ جن احباب کو دانتوں کی کوئی شکایت ہو۔ مثلاً مسوڑوں سے گندہ خون اور پیپ نکلتی ہو۔ دانت درد کرتے ہوں۔ کیڑا لگ رہا ہو۔ ٹھنڈا پانی لگتا ہو۔ گوشت خورہ کی شکایت ہو۔ تو ڈنٹل کریم اور لوشن نمبر ۱ استعمال کریں۔ کیونکہ یہ مرض جب بڑھ جاوے۔ تو تپ دق تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ میں ہر دو شیشیاں بلا منافع احباب کو بھیج رہا ہوں۔ ہر دو شیشیوں کی قیمت ۸ر ہے۔ جو لاکھوں اور کروڑوں روپیہ کو ملنے والی صحت کے مقابلہ میں کوئی چیز نہیں ہے۔

گولڈن:۔ یہ عجیب التاثیر چیز جس کو میں نے کھانے میں آسانی کے خیال سے خوبصورت گولیوں کی شکل میں تبدیل کر دیا ہے۔ جسمانی اور عصبی۔ دماغی ہر کمزوری کا علاج ہے۔ یہ گولیاں سونا مروارید فولاد سے تیار کی گئی ہیں۔ قیمت ۶۰ گولیاں دو روپیہ۔ انگ کو سرخ تلی کو رفع کرتی ہے۔ بھوک لگانے قوت ہاضمہ کو قوی کرنے میں ایک چیز ہے۔

روغن حیات:۔ یہ عجیب و غریب روغن جو سات بوٹیوں میں۔ ۴ طاقتور ادویات کا مرکب ہے۔ اسکے فوائد فاروق مذہبی پرچہ ہونیکے باعث کھلے طور پر نہیں لکھ سکتا۔ صرف اتنا عرض کرتا ہوں کہ ایک معجزہ ہے۔ ۳ ماشہ کی شیشی ایک روپیہ کو بھیجی جاتی ہے۔

خاکسار فقیر احمد خاں احمدی سند یافتہ میڈیکل کالج لاہور ماہر امراض دندان جالندھر چھاؤنی (پنجاب)

(ضمیمہ الاسلام ہر یکشنبہ قادیان میں ہر نوٹس سے تبدیل کیا)